

سورة الانفال رکوع نمبر 9:

(آیت نمبر 65 تا 69)

مشقی الفاظ معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَزَضَ	شوق دلاؤ۔ ابھارو	أَسْزَى	قیدی
عَرَضَ الدُّنْيَا	دنیا کے فائدے	يُنَجِّحُنَّ	وہ خوں ریزی کرے۔ کچل ڈالے

لفظی اور با محاورہ ترجمہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ	حَزَضَ	الْمُؤْمِنِينَ	عَلَى الْقِتَالِ
اے نبی ﷺ	ابھاریے	مومنوں کو	جہاد پر

اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو۔

إِنْ يَكُنْ	فَمِنْكُمْ	عَشْرُونَ	صَبْرُونَ	يَغْلِبُوا	مِائَتِينَ	وَإِنْ يَكُنْ
اگر ہوں	تم میں سے	بیس	صبر کرنے والے	غالب رہیں گے	دوسو پر	اور اگر ہوں

اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر

فَمِنْكُمْ	مِائَةً	يَغْلِبُوا	أَلْفًا	مِنَ الَّذِينَ	كَفَرُوا	بِأَنَّهُمْ
تم میں سے	ایک سو	وہ غالب رہیں گے	ایک ہزار	ان لوگوں سے جو	کافر ہوئے	کیونکہ وہ

سو (ایسے) ہو گئے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لیے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی

قَوْمٌ	لَا	يَفْقَهُونَ (65)	الَّذِينَ	خَفَفَ	اللَّهُ	عَنْكُمْ
لوگ ہیں	نہیں	سمجھ رکھتے	اب	بوجھ ہلکا کر دیا	اللہ نے	تم سے

سمجھ نہیں رکھتے۔ ((65) اب خدا نے تم پر بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا

وَعَلِمَ	أَنَّ	فِيكُمْ	ضَعْفًا	فَإِنْ	يَكُنْ	فَمِنْكُمْ
اور معلوم کر لیا	کہ	تم میں ہے	کمزوری	پس اگر	ہوں	تم میں سے

کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں

مِائَةً	صَابِرَةً	مِائَتَيْنِ	وَإِنْ يَكُنْ	فَمِنْكُمْ	أَلْفَ	يَغْلِبُوا
ایک سو	صبر کرنے والے	وہ غالب رہیں گے	دوسو پر	اور اگر ہوں	ایک ہزار	غالب رہیں گے

ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہو گئے تو دوسو پر غالب رہیں گے۔ اور اگر ایک ہزار ہو گئے

أَلْفَيْنِ	بِإِذْنِ	اللَّهِ	وَاللَّهُ	مَعَ	الضَّعِيرِينَ (66)	مَا كَانَ
دو ہزار پر	ساتھ حکم	اللہ	اور اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں کے	نہیں ہے

تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔ ((66)

لِنَبِيٍّ	أَنْ	يَكُونُ	لَهُ	أَسْزَى	حَتَّى	يُنَجِّحُنَّ
نبی کے لیے	کہ	ہوں	اس کے پاس	قیدی	جب تک کہ	کثرت سے خون (نہ) بہا دے

پیغمبر ﷺ کو شایاں نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں۔ جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے

فِي الْأَرْضِ	تَرِيدُونَ	عَرَضَ	الدُّنْيَا	وَاللَّهُ	يُرِيدُ	الْآخِرَةَ
زمین میں	تم لوگ چاہتے ہو	مال	دنیا کا	اور اللہ	چاہتا ہے	آخرت

تم لوگ دُنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔

وَاللَّهُ	عَزِيزٌ	حَكِيمٌ (67)	لَوْلَا	كَيْتَبُ	مِّنَ اللَّهِ	مَسِيقٌ
اور اللہ	غالب	حکمت والا (ہے)	اگر نہ ہوتا	لکھا ہوا (حکم)	اللہ کی طرف سے	پہلے ہوتا

اور خدا غالب حکمت والا ہے۔ ((67) اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ)

لَمَسَّكُمْ	فِيْمَا	أَخَذْتُمْ	عَذَابُ	عَظِيمٌ (68)	فَكُلُّوا	مِمَّا
ضرور پہنچتا تمہیں	اس میں جو	تم نے لیا (فدیہ)	عذاب	بڑا	پس کھاؤ	اس میں سے جو

تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔ ((68) تو جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لیے)

غَنِمْتُمْ	خَلَّأُ	طَبِئَا	وَأَتَّقُوا	اللَّهُ	إِنَّ	اللَّهُ
تمہیں غنیمت میں ملا	حلال	پاکیزہ	اور ڈرو	اللہ	بے شک	اللہ

حلال طیب (ہے) اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بے شک خدا

غَفُورٌ	رَّحِيمٌ (69)
بخشنے والا	اور مہربان

بخشنے والا مہربان ہے۔ ((69)

آیات کے مفہیم

آیت نمبر 65

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ط إِنَّ يَكُنْ مِنْكُمْ عَشْرُونَ صَبِيرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتِينَ ۖ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ

الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ۝

ترجمہ: اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کہ کافرا ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔

مفہوم:

اس آیت کریمہ میں مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دی جا رہی ہے۔ غزوہ بدر اسلام کی پہلی جنگ تھی اور پہلی جنگ میں ہی کفار کو ہر لحاظ سے برتری حاصل تھی، اس برتری کی فضاء کو بدلنے اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو فرمایا کہ اہل ایمان کو جنگ کے لئے اُبھاریے اور انہیں یہ بات ذہن نشین کروائیں کہ بظاہر وہ کم تعداد میں ہیں مگر ان کی قوت کفار سے دس گنا زیادہ ہے۔ اگر وہ ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان میں سے ہر ایک کو دس کفار پر غالب کر دے گا۔ اگر مسلمان بیس ہوں تو دوسو کفار سے جنگ لڑنے اور جیتنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح اگر اہل ایمان ایک سو ہوں گے تو ایک ہزار کفار پر جنگ میں غالب آجائیں گے۔ کیونکہ کفار اپنے غرور و تکبر اور دشمنی میں ڈوب کر عقل و شعور سے دور جا چکے ہیں۔

آیت نمبر 66

الَّذِينَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ ؕ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ

يَا ذِي اللَّهِ ط وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ ۝

ترجمہ: اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب رہیں گے، اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ کو مفہوم یہ ہے کہ ابتدائے ہجرت میں گئے چنے مسلمان تھے جن کی اعلیٰ جنگی صلاحیتیں سب کو معلوم تھیں۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ان میں سے بہت سے افراد بوڑھے اور کمزور ہو گئے اور جوئی نسل آئی اُس میں پرانے مہاجرین و انصار جیسی بصیرت، استقامت اور تسلیم جیسی اعلیٰ صفات موجود نہ تھیں، اور تعداد بڑھ جانے سے کسی درجہ میں اپنی کثرت پر نظر اور ”توکل علی اللہ“ میں قدرے کمی ہوئی ہوگی۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے کفار سے مقابلے کے لئے تعداد میں کمی کر دی ہے تاکہ جن کو دس کفار سے لڑنے میں پریشانی محسوس ہو رہی ہو وہ ہمت اور بلند حوصلے کے ساتھ دشمن سے مقابلہ کریں۔ تاہم مسلمانوں سے ذمہ داری کا بوجھ ہلکا کر دیا گیا۔ اور ایک مسلمان کو دس کفار سے لڑنے کا کہا گیا۔ اور فرمایا گیا کہ اب اگر سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب آجائیں گے اسی طرح اگر ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جو لوگ میدان میں ڈٹے رہتے ہیں اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو تباہ نہیں چھوڑتا اور ہر حال میں ان کی مدد فرماتا ہے۔

آیت نمبر 67

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْزَىٰ حَتَّىٰ يُفْخِرَ فِي الْأَرْضِ يَضْطَرُّنَ لِذُنُوبِ عِزِّ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يَبْذِلُ الْآخِرَةَ ط وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ

ترجمہ: پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔ اور خدا غالب حکمت والا ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جنگ بدر میں کفار کو جب شکست ہوئی تو وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے، کیونکہ صحابہ کرامؓ کفار کے تعاقب کرنے اور اُن کو قتل کرنے کے بجائے مال غنیمت کو جمع کرنے اور کچھ کفار کو قیدی بنانے میں مشغول ہو گئے۔ اور بھاگنے والے بڑے بڑے نامی گرامی کفار قتل ہونے سے بچ گئے اور اہل ایمان کے لئے بہت عرصے تک تکلیف کا باعث بنے رہے۔ نبی کریم ﷺ نے کفار کو قید کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی دنیاوی مال کو آخرت پر ترجیح دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کے ذریعے صحابہ کرامؓ پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اہل ایمان کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں تھا کہ کفار کی طاقت کو پوری طرح کچل دینے سے پہلے انہیں قیدی بناتے اور اُن سے فدیہ وصول کرتے۔ یہ دنیاوی مال و دولت کے خواہش مند ہیں جبکہ بلند حکمت والے رب نے اُن کے لئے آخرت میں اجر عظیم کو پسند فرمایا ہے۔

آیت نمبر: 68

لَوْ لَا كُتِبَ "فَمَنْ اللَّهُ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا آخَذْتُمْ عَذَابَ "عَظِيمٍ" O

ترجمہ: اگر خدا کا حکم پہلے نہ ہو چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب نازل ہوتا۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ فرمایا گیا ہے کہ سابقہ اُمتوں کے لئے مال غنیمت جائز نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے بھی اس کے جائز ہونے کا حکم نازل نہیں کیا تھا پھر بھی کچھ لوگ مال غنیمت کو جمع کرنے لگ گئے۔ اور جنگی قیدیوں سے فدیہ لے کر چھوڑنے لگے۔ کفار قیدیوں سے فدیہ لینا بھی مال غنیمت کے حکم میں شامل ہے۔ مسلمانوں کا یہ کام کرنا باعث عذاب تھا لیکن اللہ تعالیٰ نے حکم کو نازل کرنے سے پہلے فیصلہ فرما رکھا تھا کہ مال غنیمت حضور ﷺ کی اُمت کے لئے حلال کر دیا جائے گا۔ اس لئے مسلمانوں پر اللہ کا عذاب نازل نہ ہوا۔ پھر سب کو معافی دے دی گئی۔

آیت نمبر 69

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ O

ترجمہ: تو جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لئے) حلال طیب (ہے) اور خدا سے ڈرتے رہو۔ بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ سابقہ اُمتوں کے لئے مال غنیمت جائز نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اسے ناصرف جائز قرار دیا بلکہ پاکیزہ بھی بنا دیا۔ اس لئے جو مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آ گیا ہے اب وہ اُسے کھا سکتے ہیں اور آئندہ کے لئے مال غنیمت مکمل حلال کر دیا گیا۔ جو کچھ مسلمانوں نے ان سے فدیہ کی صورت میں لیا ہے یہ بھی مال غنیمت ہی کی قسم میں سے ہے۔ اہل ایمان اسے حلال اور پاک سمجھ کر کھائیں اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں کہ آئندہ ہر طرح کی احتیاط رکھیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا، بڑی رحمت والا ہے کہ مسلمانوں کے گناہ بھی معاف کر دیئے گئے اور فدیہ بھی حلال کر دیا گیا۔

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

مشقی الفاظ معانی کے سوالات

- 1- خَزِضْ کا معنی ہے: (الف) شوق دلاؤ (ب) حکم مانو (ج) شفقت سے پیش آؤ (د) جوشیلے لوگ
- 2- خَزِضْ کا معنی ہے: (الف) جوش و خروش (ب) ترغیب دو (ج) پکارو (د) رحم دل ہو جاؤ
- 3- خَزِضْ کا معنی ہے: (الف) رحم دل ہو جاؤ (ب) جوش و خروش (ج) اُبھارو (د) حکم مانو
- 4- يَفْخَنُ کا معنی ہے: (الف) وہ خوں ریزی کرے (ب) ریزہ ریزہ کر دو (ج) حلال ہے (د) ناجائز

- 5۔ یَفْخِجَنَّ كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) ریزہ ریزہ کر دو (ب) جائز قرار دے دیا (ج) حلال ہے (د) کچل ڈالے
- 6۔ اَسْنٰزٰی كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) سیرو سیاحت (ب) قیدی (ج) بھیدی (د) قاتل
- 7۔ عَرَضَ الدُّنْيَا كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) قابل احترام (ب) دنیا کی سہولتیں (ج) فائدہ مند (د) دنیا کے فائدے
- بامحاورہ ترجمہ کے سوالات
- 8۔ جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اسے کھاؤ (کوہ تمہارے لیے) ہے۔
- (الف) حرام (ب) جائز (ج) حلال طیب (د) ناجائز
- 9۔ اگر تم میں سے کسی آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو کافروں پر غالب رہیں گے:
- (الف) سو (ب) دو سو (ج) چار سو (د) ہزار
- 10۔ اگر مسلمان ہو گئے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔
- (الف) ایک ہزار (ب) دو سو (ج) چار سو (د) دو ہزار
- 11۔ اے نبی ﷺ مسلمانوں کو ترغیب دو:
- (الف) جہاد کی (ب) مال غنیمت کی (ج) ہجرت کی (د) نماز کی
- 12۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور خدا چاہتا ہے:
- (الف) دنیاوی بھلائی (ب) آخرت کی بھلائی (ج) آباء و اجداد کی بھلائی (د) کوئی نہیں

اضافی سوالات

- 13۔ عَشْرُونَ كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) پندرہ (ب) بیس (ج) پچیس (د) تیس
- 14۔ مِائَةٌ كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) ایک سو (ب) ایک سو بیس (ج) پچیس (د) تیس
- 15۔ مِائَتَيْنِ كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) چار سو (ب) تین سو (ج) دو سو (د) ایک سو
- 16۔ اَلْفَيْنِ كَامَعْنٰی ہے:
- (الف) تین ہزار (ب) دو ہزار (ج) دو سو (د) ایک ہزار

17- اَلْف کا معنی ہے:

(الف) تین ہزار (ب) دو ہزار (ج) دو سو (د) ایک ہزار

18- نبی ﷺ کے شایان شان نہیں ہے کہ وہ:

(الف) عدل و انصاف کرے (ب) قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دے (ج) قتل عام کرے (د) کوئی نہیں

19- سورۃ الانفال میں حکم ہے کہ قیدیوں کو فدیہ لے کر نہ چھوڑ دیا جائے:

(الف) غزوہ خندق کے (ب) غزوہ احد کے (ج) غزوہ تبوک کے (د) غزوہ بدر کے

20- مال غنیمت مسلمانوں کے لئے ہے:

(الف) حرام (ب) حلال و طیب (ج) ناجائز (د) بے کار

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

1	الف	2	ب	3	ج	4	الف	5	د	6	ب	7	د	8	ج	9	ب	10	الف
11	الف	12	ب	13	ب	14	الف	15	ج	16	ب	17	د	18	ب	19	د	20	ب

سوالات کے مختصر جوابات

مشقی سوالات

س 1- اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لیے کیا ترغیب دی؟

ج- جہاد پر ابھارنے کے لیے ترغیب

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد پر ابھارنے کے لیے درج ذیل الفاظ میں ترغیب دی:

- اے نبی ﷺ! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں ایسے آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔
 - اب خدا نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کر لیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے۔ پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب رہیں گے، اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔
- س 2- مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُونَ لَهُ أَسْزَىٰ حَتَّىٰ يُفْخِرَ فِي الْأَرْضِ تَرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ o کا مفہوم تحریر کریں۔

ج- آیت کا ترجمہ:

”پیغمبر ﷺ کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔“

مفہوم:

اس آیت مبارکہ میں یہ بیان کیا جا رہا ہے کہ جنگ بدر میں کفار کو جب شکست ہوئی تو وہ میدان چھوڑ کر بھاگنے میں کامیاب ہو گئے، کیونکہ صحابہ کرامؓ کفار کے تعاقب کرنے اور ان کو قتل کرنے کے بجائے مال غنیمت کو جمع کرنے اور کچھ کفار کو قیدی بنانے میں مشغول ہو گئے۔ اور بھاگنے والے بڑے بڑے نامی گرامی کفار قتل ہونے سے بچ گئے اور اہل ایمان کے لئے بہت عرصے تک تکلیف کا باعث بنے رہے۔ نبی کریم ﷺ نے کفار کو قید کرنے کا حکم دیا اور نہ ہی دنیاوی مال کو آخرت پر ترجیح دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں آپ ﷺ کے ذریعے صحابہ کرامؓ پر ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اہل ایمان کے لئے یہ ہرگز مناسب نہیں تھا کہ کفار کی طاقت کو پوری طرح کچل دینے سے پہلے انہیں قیدی بناتے اور ان سے فدیہ وصول کرتے۔ یہ دنیاوی مال و دولت کے خواہش مند ہیں جبکہ بلند حکمت والے رب نے ان کے لئے آخرت میں اجر عظیم کو پسند فرمایا ہے۔

اضافی سوالات

- س3۔ اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے متعلق کیا تبصرہ فرمایا؟
ج۔ قیدیوں کے متعلق تبصرہ
- اللہ تعالیٰ نے قیدیوں کے متعلق درج ذیل الفاظ میں تبصرہ فرمایا:
پیغمبر کو شایان نہیں کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک (کافروں کو قتل کر کے) زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو۔ اور خدا آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے۔“
- س4۔ مسلمانوں کو جہاد پر اُٹھانے کی پہلی ترغیب بیان کریں۔
ج۔ جہاد پر اُٹھانے کی پہلی ترغیب
- سورۃ الانفال میں جہاد کی مندرجہ ذیل پہلی ترغیب دی گئی:
اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو کافروں پر غالب رہیں گے۔ اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے۔“
- س5۔ مسلمانوں کو جہاد پر اُٹھانے کی دوسری ترغیب بیان کریں۔
ج۔ جہاد پر اُٹھانے کی دوسری ترغیب
- سورۃ الانفال میں جہاد کی مندرجہ ذیل دوسری ترغیب دی گئی:
پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب رہیں گے، اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو خدا کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے۔ اور خدا ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔“
- س6۔ مال غنیمت حلال ہے۔ قرآنی حکم لکھیں۔
ج۔ مال غنیمت کے بارے میں حکم
- اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
”تو جو مال غنیمت تم کو ملا ہے اسے کھاؤ (کہ وہ تمہارے لئے) حلال (طیب) ہے اور خدا اسے ڈرتے رہو بیشک خدا بخشنے والا مہربان ہے۔“
- س7۔ اَلْف اور اَلْف کے معانی لکھیں۔
ج۔ الفاظ کے معانی:
- اَلْف: ایک ہزار
اَلْف: اَلْف ذال دی
- س8۔ اَلْقِتَال اور لَا يَفْقَهُونَ کے معانی لکھیں۔
ج۔ الفاظ کے معانی
- اَلْقِتَال: جہاد
لَا يَفْقَهُونَ: وہ سمجھ نہیں رکھتے
- س9۔ خَفَّف اور ضَعُفَا کے معانی لکھیں۔
ج۔ الفاظ کے معانی
- خَفَّف: بوجھ ہلکا کر دیا
ضَعُفَا: کمزوری